

بھی شامل کر دیں:-

و یکرہ ان یقول المرءل فی دعائہ
بحق فلان او بحق انبیائک و رسالتک
لانہ لاحق للخلق علی الخالق -
ادیدہ مکروہ ہے کہ آدمی اپنی دعا میں بحق
فلان یا بحق انبیاء و رسل کہے۔ کیونکہ مخلوق
کا خالق پر کوئی حق نہیں ہے!
کتاب الکرہیۃ، مسائل متفرقہ

انگریزی میں نماز

سوال - میں اکیس سال کا ایک انگریز مسلمان ہوں۔ ایک سال قبل جبکہ میں ہومالی لینڈ میں ایک فوجی افسر تھا، اس وقت اسلام ایسی عظیم نعمت سے سرفراز ہوا۔ میرا سوال اسلام کی سرکاری زبان سے متعلق ہے۔ اس سے پیشتر جب میں مسیحیت کا پیرو تھا اُس وقت میں اپنی عبادت اور کتاب مقدس اپنی زبان (انگریزی) میں پڑھا کرتا۔ اب جب کہ میں دائرۃ اسلام میں آچکا ہوں، تو مجھے نماز اور قرآن کریم دونوں عربی زبان میں پڑھنے پڑتے ہیں۔ اس تبدیلی سے مجھے یہ احساس ہوتا ہے کہ میں عربی کی پابندی کی وجہ سے خواہ اس میں کتنا ہی حسن کیوں نہ ہو، بہت بڑی روحانیت سے محروم کر دیا گیا ہوں۔

میں آپ کا انتہائی سپاس گزار ہوں گا اگر آپ میری اس معاملہ میں رہنمائی فرمائیں کہ کیا میں نماز انگریزی میں ادا کر سکتا ہوں؟ اس مسئلہ پر شرح صدر حاصل کرنے کے لیے براؤنم مجھے اُن قدیم ائمہ اسلام کے نام بتائیں جنہوں نے اس مسئلہ پر اظہارِ خیال کیا ہو۔ اگرچہ یہ میری ذاتی الجھن ہے لیکن میں یہ بات قدرے ذوق سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ پھر خصوصاً یورپ میں بہت سے غیر مسلموں کے اسلام قبول کرنے کے راستے میں حائل ہے۔ لندن میں میرے بعض دوستوں نے مجھے یہ مشورہ دیا ہے کہ میں اس معاملہ میں جناب کی طرف رجوع کروں۔ مجھے امید ہے کہ جناب کی رہنمائی میرے لیے انتہائی قیمتی ہوگی۔

جواب: مجھے آپ کے قبول اسلام کی خیر سن کر قلیہ مسرت ہوئی۔ میں لذت لیتی ہوں کہ ادا کرتا ہوں کہ اس نے ہمارے ایک بھائی کو نور ہدایت سے نوازا ہے، اور دعا کرتا ہوں کہ وہ آپ کو دین حق میں مزید ہدایت اور استقامت عطا فرمائے۔ آپ کو دین کے احکام اور مسائل سمجھنے میں مدد دینے کی خدمت جس حد تک بھی انجام دے سکتا ہوں اس کے لیے ہر وقت بخوشی حاضر ہوں۔ آپ جب چاہیں میری خدمات سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

نماز کی زبان کے بارے میں آپ نے جو سوال کیا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ نماز صرف عربی زبان ہی میں ادا کی جاسکتی ہے۔ کیونکہ نماز کا سب سے اہم جز قرآن کی تلاوت ہے جو عربی زبان میں نازل ہوا ہے۔ اور اس کا ترجمہ خواہ کتنا ہی صحیح ہو بہر حال قرآن نہیں ہے، نہ اس پر کلام کا اطلاق ہو سکتا ہے۔ دوسری جو چیزیں نماز میں پڑھی جاتی ہیں وہ سب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کی ہیں اور جن الفاظ میں آنحضرت نے ان کی تعلیم دی ہے انہی میں ان کو پڑھنا چاہیے۔ دوسری زبان کے الفاظ اذکار تو ان کے صحیح معنی ادا نہیں کرتے، اور کسی حد تک وہ ادا کریں بھی تو بہر حال وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے الفاظ کے تمام مقام نہیں ہو سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ شروع سے آج تک کے تمام فقہائے اسلام اس بات پر متفق ہیں کہ نماز عربی زبان ہی میں ادا کی جانی چاہیے۔ نہ قرآن کے اصل الفاظ کی جگہ ان کا ترجمہ پڑھا جاسکتا ہے اور نہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے الفاظ کو دوسرے الفاظ سے بدلایا جاسکتا ہے۔ البتہ اس امر میں اختلاف ہے کہ جو غیر عرب انسان نیا نیا مسلمان ہو اور خود ہی عربی زبان میں قرآن اور دوسرے اذکار و سلوۃ پڑھنے کے قابل نہ ہو سکے وہ کیا کرے۔ امام ابو یوسف اور امام محمد و امام ابو حنیفہ کے دو فاضل شاکر دوں کی رائے یہ ہے کہ ایسا شخص اپنی زبان میں ترجمہ پڑھ سکتا ہے۔ مگر اسے جلدی سے جلدی کو شمش کرنی چاہیے کہ عربی زبان میں نماز پڑھنے کے قابل ہو جائے۔ امام ابو حنیفہ ہیں اس بات کے قائل تھے کہ عربی زبان کے مفہم کی قدرت رکھنے والے شخص کے لیے بھی غیر عربی میں نماز پڑھنا جائز ہے، مگر بعد میں انھوں نے

اپنی رائے سے رجوع کر لیا اور وہی رائے اختیار کی جو ان کے دونوں حلیل القدر شاگردوں
امام ابو یوسف اور امام محمد نے ظاہر کی ہے۔ لیکن امام شافعی کی رائے یہ ہے کہ نماز کسی نماز میں
بھی عربی کے سوا دوسری زبان میں ادا نہیں کی جاسکتی۔ جو شخص عربی تلفظ پر قادر نہ ہو وہ نماز میں
سبحان اللہ اور الحمد للہ جیسے مختصر الفاظ پڑھتا رہے اور اس امر کی کوشش کرے کہ جلدی
سے جلدی عربی میں نماز ادا کرنے کی قدرت اسے حاصل ہو جائے۔ (آپ اس مسئلے کی تحقیق
کرنا چاہیں تو ہدایہ کی مشہور شرح فتح القیوم جلد اول ص ۱۹۹-۲۰۱ امام مہرشی کی المبسوط جلد
اول صفحہ ۱۰۳ اور نیز دینی کی کشف الاسرار صفحہ ۲۵ ملاحظہ فرمائیں۔)

ایک ایسی زبان میں نماز پڑھنا جس کو آدمی نہ سمجھتا ہو، اور جس کے صرف الفاظ ہی
وہ زبان سے ادا کر رہا ہو، بظاہر عجیب معلوم ہوتا ہے اور سرسری نگاہ میں آدمی اس کو کچھ
غیر فطری سا محسوس کرتا ہے۔ لیکن اگر آپ اندراکھری نگاہ سے دیکھیں تو اس کی عظیم عظمتیں
آپ کے سامنے واضح ہو جائیں گی۔

ایک مذہب کے اپنی اصل شکل اور روح کے ساتھ برقرار رہنے کا انحصار زیادہ تر اس
بات پر ہے کہ اس کی تعلیم اپنے اصل الفاظ میں محفوظ رہے۔ ایک زبان کا ترجمہ دوسری
زبان میں کبھی اصل کا قائم مقام نہیں ہو سکتا۔ نہ اصل کی پوری روح اور اس کی کامل معنویت
دوسری زبان میں منتقل کی جاسکتی ہے۔ ترجمہ ہر شخص اپنی فہم کے مطابق کرے گا اور دو مترجموں
کے ترجمے کبھی متفق نہ ہو سکیں گے۔ یہ معاملہ تو انسانی تصنیفوں کے ترجمے پر ہم آئے دن دیکھتے
ہیں۔ اب یہ کیسے ممکن ہے کہ خدا کے کلام اور پیغمبرانہ الفاظ کو پوری روح اور معنویت کے
ساتھ دوسری زبان میں منتقل کیا جاسکے اور یہ کہا جاسکے کہ یہ ترجمہ اصل کا قائم مقام ہے۔

دنیا کے مذاہب کو بگاڑنے میں ایک بہت بڑا دخل اس چیز کا ہے کہ ان کی بنیادی کتابیں
اپنی اصل زبان میں محفوظ نہیں رہیں اور ان کے پیروؤں کا سارا انحصار مختلف زبانوں کے مختلف
ترجموں پر ہو گیا جن میں باہم کوئی موافقت نہیں ہے اور جن کے اندر آئے دن ترجمیں بھی ہوتی

رہتی ہیں۔ مسلمانوں کی یہ بڑی خوش قسمتی ہے کہ ان کے مذہب کا مدار جس کتاب پر ابجد میں پیغمبر کی ہدایات پر ہے وہ کتاب بھی اپنی اصل زبان میں موجود ہے اور اس پیغمبر کی تعلیمات بھی اسی زبان میں محفوظ ہیں جس میں وہ دی گئی تھیں۔ اب یہ ہماری طرف سے بڑی نادانی ہوگی کہ ہم اس نعمت کی قدر نہ کریں اور اپنے مذہب کا مدار بھی ترجموں ہی پر رکھنے کا مدوازہ کھول دیں۔ سب سے بڑی طاقت جو ہمیں قرآن اور تعلیم پیغمبر سے وابستہ رکھتی ہے یہی نماز ہے جسے ہم روزانہ پانچ وقت پڑھتے ہیں۔ اس کی زبان بدل دینے کے بعد مشکل ہی سے اپنے دین کے اصل سرچشموں سے ہمارا رشتہ قائم رہ سکے گا۔

ایک مذہب کو محفوظ رکھنے کے لیے یہ چیز بھی نہایت ضروری ہے کہ اس کی عبادات اپنی اصلی شکل پر قائم رہیں اور لوگ ان کے اندر اپنے حسبِ منشاء و تبدل کر لینے میں آزاد نہ ہوں۔ مذہب کا سب سے اہم حصہ اس کی عبادات ہوتی ہیں۔ انہی کے اتباع اور احترام اور التزام سے بقیہ تعلیمات دین کو قوتِ نفاذ حاصل ہوتی ہے۔ اور خود ان عبادات کو جو چیز پیر و ان مذہب کے لیے مقدس و محترم اور واجب الاتباع بناتی ہے وہ یہ یقین ہے کہ ان کا ہر جزو اور ہر لفظ اس اقتدارِ اعلیٰ کا مقرر کردہ ہے جس پر وہ ایمان لائے ہیں۔ یہ یقین ایسی صورت میں ختم ہو جائے گا جبکہ عبادت کی شکلیں اور ان کے الفاظ مقرر کرنے میں لوگوں کی اپنی رائے اور مرضی کا دخل شروع ہو جائے، اور اس کے مترنزل ہوتے ہی پورے دین کے منہ بھنے اور اس کے احکام کی پیروی سے لوگوں کے آزاد ہونے کا راستہ کھل جائے گا۔

تیسری اہم بات یہ ہے کہ تمام دنیا میں ہر قوم اور ہر ملک کے لیے اور ہر زبان بولنے والوں کے لیے اذان اور نماز کی ایک ہی زبان ہونا وہ عظیم الشان قوتِ رابطہ ہے جو دنیا بھر کے مسلمانوں کو ایک امت اور ایک عالمگیر برادری بناتی ہے۔ آپ خواہ اس کمرہ زمین کے کسی گوشے میں چلے جائیں اذان کی آواز سنتے ہی محسوس کریں گے کہ یہاں آپ کی امت کا کوئی شخص یا گروہ موجود ہے اور وہ نماز کے لیے بلا رہا ہے۔ نماز کے لیے آپ جہاں بھی جائیں گے وہی

ایک جانی پہچانی آواز سنیں گے خواہ آپ لندن میں ہوں یا ناٹجیریا میں یا انڈونیشیا میں۔ اپنے ساتھی مسلمانوں کی زبان کا ایک لفظ بھی پہا ہے آپ نہ جانتے ہوں، مگر نماز میں وہ آپ ان کے لیے اجنبی ہوں گے نہ وہ آپ کے لیے۔ اس کے بجائے اگر نماز ہر ایک اپنی مادری زبان میں پڑھنے لگے اور اذان بھی ہر جگہ مقامی زبان ہی میں دی جانے لگے تو یہ عالمگیر برادری بے شمار چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں تقسیم ہو جائے گی۔ برعظیم ہندوستان میں تین سو سے زائد زبانیں ہیں۔ صرف اسی سرزمین میں ایک مسلم ملت کے اتنے ہی ٹکڑے ہو جائیں گے جتنی یہاں زبانیں ہیں، اور ایک مسلمان اپنے علاقے سے باہر نکل کر نہ اذان کو پہچان سکے گا، نہ دوسرے مسلمانوں کے ساتھ مل کر نماز پڑھ سکے گا۔ یہی کیفیت دنیا کے دوسرے خطوں میں پیش آئے گی، اور پھر حج کے موقع پر تو شاید منارہ بابل کی سہی حالت رونما ہو۔ یہ دراصل مسلمانوں میں اسی (NATIONALISATION OF THE CHURCH) کی ابتدا ہوگی جس میں مسیحی دنیا مبتلا ہو کر نبرد آزما قوتوں میں بٹ گئی ہے۔ کیا آپ کو اس نعمت کا احساس نہیں ہے کہ قوم پرستی، نسل پرستی، رنگ پرستی اور زبان پرستی سے پارہ پارہ ہو جانے والی انسانیت کے لیے اسلام نے عالمگیر وحدت کا یہ کتنا بڑا ذریعہ پیدا کیا ہے جو دنیا بھر کے لیے عربی اذان، عربی نماز، عربی کلمہ اور عربی زبان میں چند معروف اور مشترک مذہبی اصطلاحات کی شکل میں آپ کو نظر آ رہا ہے؟ اسی ”سرکاری زبان“ کی بدولت ہی تو مسلمان ہر جگہ مسلمان کو پہچانتا اور اس کے ساتھ اس طرح مل جاتا ہے جیسے ازل سے ان دونوں کی روحوں میں کوئی قریبی رشتہ ہو۔

جہاں تک نماز کو سمجھ کر پڑھنے کی ضرورت کا تعلق ہے، اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ مگر یہ ضرورت اس بڑے نقصان کو، جس کا میں اوپر ذکر کر چکا ہوں، انگیزے بغیر بھی پوری کی جاسکتی ہے۔ نماز کے لیے قرآن کی چند سورتیں کافی ہیں، اور قرآن کے سوا باقی تمام اذکار جو نماز میں پڑھے جاتے ہیں، چند فقرے پر مشتمل ہیں۔ ان کو یاد کرنے کے ساتھ ساتھ ان کا ترجمہ باسانی ذہن نشین کیا جاسکتا ہے اور اس طرح وہ ضرورت پوری ہو جاتی ہے جسے آپ بجا طور پر روحانی تندرست سے تعبیر کرتے ہیں۔